براھوئی ،بلوچی اور اُردو زبان میں شائع ھونے والا بلوچستان کا منفرد رسالہ

ABC
Certified
sehwat.news@gmailcom

Monthly SEHWAT Mastung

ماھنامہ

سیوت

مستونگ

چیف ایڈیٹر
میر ظفر ذیشان سرپرہ

جنوری 2020ء

پاکستان خطے میں امن کا خواھاں ھے

وزیراعظم عمران خان

وزیراعظم عمران خان کی امریکی صدر ٹرمپ سے ملاقات

براھوئی اکیڈمی سو راب
لڑنا پارہ غان

علامہ نور محمد پروانہ

نایاب ٹی اسے ادبی وکچاری ئس

بلوچستان ترقی کی سفر پر گامزن

وزیراعلیٰ بلوچستان **جام کمال خان** کی سال 2019/20ء کی ترقیاتی سرگرمیاں ایک جائزہ

مُسنہ تنظیمی اسے دے ئی کتاب میلہ کتاب میرا ث جہد

جام کمال خان کی حکومت نے بلوچستان میں ترقیاتی کاموں کا جال بچھا دیا ھے

ملک مصلح الدین مینگل

سرپرہ قبائل کا بلوچستان میں ایک معتبر اور خاص مقام ھے

سردار عاصم جان سرپرہ

بلوچستان میں شدید برفباری
معمولات زندگی متاثر

جلد نمبر 09 | جنوری 2020ء | شمارہ نمبر 03

ABC Certified

براہوئی، بلوچی اور اُردو زبان میں شائع ہونے والا بلوچستان کا منفرد رسالہ

ماہنامہ مستونگ

Monthly SEHWAT Mastung

سیہوت مستونگ

رابطہ نمبر 0333-7852280

اعزازی نمائندہ گان

کوئٹہ	کامریڈ ایٹن غفور رند
حب	نوراللہ مینگل
خضدار	عبدالصمد مینگل
قلات	سعید راقم
نوشکی	رحیم جمالدینی
دالبندین	قاضی ریاض بلوچ
خاران	باسط قمبرانی
چاغی	علی احمد سنجرانی
ڈیرہ مراد جمالی	محمد اکبر سرپرہ
ڈیرہ اللہ یار	بشیر احمد بنگلزئی
اُوستہ محمد	واحد بخش سرپرہ
جیکب آباد	عید محمد
نواب شاہ	محمد اسماعیل بروہی
کوہلو	غلام محمد مری، نوروز مری
لورالائی	خیر بخش پرکانی
اسلام آباد	نورالحسن
لاہور	عبداللہ حسن

(قیمت ..... 50 روپے)

خط و کتابت
شیخ عمر روڈ
ہدہ کوئٹہ

Email
sehwat.news@gmail.com
monthly.sehwat@gmail.com

چیف ایڈیٹر
میر ظفر ذیشان سرپرہ

ایڈیٹر
شکیل سنجرانی

بیورو چیف کوئٹہ
احسان اللہ سنجرانی

چیف رپورٹر
احمد ثاقب

میڈیا مارکیٹنگ منیجر
ڈاکٹر پیر جان پرکانی

قانونی مشیر
محمد عیوض زہری ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
میر قادر بخش قمبرانی ایڈووکیٹ

مشاورتی کمیٹی
غلام علی لہڑی، سلیم بلوچ
حمزہ بنگلزئی، عنایت ناز سمالانی

اسٹاف رپورٹر
فرید احمد سرپرہ

ڈیزائننگ
شاہ زمان زہری
آرٹ ایڈیٹر
محمد مصطفیٰ الیاسین

اس شمارے میں

اداریہ

پاکستان خطے میں امن کا خواہاں ہے، وزیراعظیم عمران خان

بلوچستان ترقی کی سفر پر گامزن

صوبے کے عوام تک ترقیاتی عمل کے ثمرات پہنچیں گے، وزیراعلیٰ بلوچستان

(انٹرویو).....سردار عاصم جان سرپرہ

(انٹرویو).....ملک مصلح الدین مینگل

سیاسی مخالفین کو زچ کرنے کیلئے وزیراعلیٰ نے رابطے بڑھا دیئے

2020 کو کیسے گزاریں؟

بلوچستان میں شدید برفباری معمولات زندگی متاثر

ترکمانستان کے بلوچ

خضدار سکندر یونیورسٹی بچاؤ

ماہنامہ ''سیوت'' مستونگ میں تمام مضامین، کالم، تجزے اور تبصرے مکمل دیانت داری اور غیر جانبداری سے رائے عامہ کے مفاد میں شائع کئے جاتے ہیں ادارے کا کسی بھی قلمکار کے رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں۔ (ادارہ)

پرنٹر و پبلشر ظفر ذیشان سرپرہ نے الکریم پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر محراب روڈ مستونگ سے شائع کیا

چراغ دین حضرت مولوی

صاحبزادہ حاجی

امین اللہ نقشبندی رح عرف "قندھاری ملاصاب"

کوئٹہ کے مشہور پیر، بزرگ، اولیاء اور صوفیائے کرام کا جب بھی تذکرہ ہو تو "قندھاری ملاصاب" کا ذکر خیر ضرور ہوتا ہے۔

تحریر۔صاحبزادہ عتیق خان نورزئی

موجودہ بلوچستان کا صوبائی دارالحکومت اور مرکزی شہر کہلانے والا کوئٹہ اپنی ایک الگ تاریخی اور جغرافیائی اہمیت رکھتا ہے۔ زمانہ قدیم سے کوئٹہ ہر دور میں ابھرتی طاقتوں اور قوتوں کا مرکز نگاہ بنا رہا اور اس شہر نے اب تک کئی عروج و زوال دیکھے ہیں تاہم زمانہ قدیم سے یہاں کے لوگ مذہبی عقائد کے حامل رہے ہیں یہاں کامل اولیاء وصوفیاء گزرے ہیں جن کا ذکر تاریخ کے صفحات پر محفوظ ہے اور اب بھی ان کا نام نہایت عقیدت واحترام کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ کوئٹہ کے مشہور پیر، بزرگ، اولیاء اور صوفیائے کرام کا جب بھی تذکرہ ہوتو "قندھاری ملاصاب" کا ذکر خیر ضرور ہوتا ہے۔

قندھاری ملاصاب کا نام صاحبزادہ امین اللہ مگر آپ کے اصل نام جو آپ کے والد نے رکھا وہ عبدالقیوم تھا تاہم آپ کے عقیدت مندوں اور اہلیان کوئٹہ نے آپ کو "قندھاری ملا صاب" کا لقب دیا اور یہ اس قدر مشہور ہوگیا کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد آپ کے اصل نام کی بجائے آپ کو قندھاری ملاصاحب کے عقیدت بھرے نام سے آج تک پکارتے ہیں۔ آپ صاحب طریقت وکرامات تھے جن کے علم وزہد کا چرچا اس وقت دور دور تک پھیلا ہوا تھا۔ آپ کا تعلق صوفیائے کرام کے مشہور سلسلے طریقہ نقشبندی سے تھا اور قبائلی حوالے سے آپ کا تعلق نورزئی قبیلے کی اہم شاخ جمالزئی سے تھا۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہے کہ نورزئی بن پنچپائی بن ابدال (درانی) درانی سے ہے نورزئی کے دو بیٹے جن میں درزئی اور داودزئی جمال نیکہ جو داود کے بیٹے تھے جن کا شاخ جمالزئی سے پہچانا جاتا ہے جمال نیکہ بھی بڑے پیران اور بزرگان میں سے ایک ہیں اور اس وقت سپین بولدک میں مدفون ہیں جہاں ان کا مقبرہ ہے پاکستان اور افغانستان کے دور دراز علاقوں سے آپ کے عقیدت مند آپ کے مزار کی زیارت کے لئے آتے اور فیض پاتے ہیں۔

صاحبزادہ امین اللہ نقشبندی کا شجرہ نسب کچھ یوں ہے کہ صاحبزادہ حاجی امین اللہ نقشبندی بن صاحبزادہ عبیداللہ نقشبندی (آغا مومن) بن آغا عبدالرحیم بن بوستان آغا (آغا گلستان) بن عبیداللہ (صالح محمد) بن مولانا محمد یعقوب بن مولانا محمد ادریس بن صراف الدین بن شراف الدین بن جمال نیکہ (جمالزئی) بن داودزء بن نورزئی۔

روایات کے مطابق آپ کی پیدائش افغانستان کی ہے جہاں کے شمال مغربی صوبے فراہ میں ہوئی۔ فرا، جس کا پرانا نام فریدون تھا اور فرا صوبے کے ضلع پرچمن خارگاؤں جو دوخار کے نام سے بھی مشہور ہے آپ وہاں ایک علمی دین صاحبزادہ عبیداللہ نقشبندی کے ہاں پیدا ہوئے آپ کے والد محترم بزرگ انسان اور صوفی اور علم دین تھے اور آپ کے والد بھی نقشبندی طریقت سے تھے صاحبزادہ حاجی امین اللہ نقشبندی کے دو صاحبزادے بڑے بیٹے کا نام صاحبزادہ حاجی احمد سعید اخنداور دوسرے کا نام صاحبزادہ حاجی جانان نقشبندی ہے۔

صاحبزادہ امین اللہ نقشبندی علم کے دلدادہ تھے جس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ دینی علوم کے حصول کے لئے دور دور از حتیٰ کہ ہندوستان تک گئے۔ علم کے حصول کے لئے آپ ہندوستان گئے تو آپ کے ساتھ آپ کے بھائی صاحبزادہ عبداللہ اور آپ کے ایک بیٹے صاحبزادہ جانان نقشبندی بھی ہمراہ تھے مگر صاحبزادہ عبداللہ واپسی پر کوئٹہ میں مقیم ہوگئے اور کچھ عرصہ یہاں قیام کرنے کے بعد واپس افغانستان چلے گئے۔

کہا جاتا ہے کہ آپ نے 1920ء کے لگ بھگ افغانستان سے ہندوستان کی جانب ہجرت کی یہ وہ وقت تھا جب برصغیر پر انگریزوں کی حکمرانی تھی۔

کوئٹہ میں باقاعدہ قیام سے پہلے آپ گلستان آئے اور کچھ عرصہ وہاں قیام کرنے کے بعد کوئٹہ چلے آئے جو کچھ عرصہ قبل ہی قندھار سے علیحدہ ہوا تھا قندھار سے آنے والے صوفیائے کرام، بزرگوں اور صاحب عقیدت لوگوں کو مقامی لوگ قندھار سے آئے بزرگ کہتے اسی وجہ سے آپ کو بھی قندھاری ملاصاحب کہا جانے لگا جو اس قدر مشہور ہوا کہ اب بہت کم لوگ آپ کا اصل نام جانتے ہیں البتہ ان کے سامنے قندھاری ملاصاب کا نام پکارا جائے تو وہ فوراً جان جاتے ہیں کہ آپ کا تذکرہ کیا جارہا ہے۔ کوئٹہ میں قیام سے قبل ہی آپ کی شہرت کوئٹہ تک پہنچ چکی تھی آپ نے کوئٹہ آکر موجودہ کاسی روڈ پر قیام کیا جہاں تھوڑے ہی عرصے میں آپ کے عقیدت مند آپ کے گرد اکھٹے ہوگئے لوگوں اپنے علاج معالجے اور پریشانیوں کے حل کے لئے آپ کے پاس آتے آپ ان کے حق میں دعا کرتے اور اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں دور فرمادیتا۔

علم کے حصول کے لئے آپ دارلعلوم دیوبند بھی گئے جو اس دور میں نہ صرف برصغیر میں دینی علوم کا سب سے بڑا مرکز تھا بلکہ بین الاقوامی شہرت کا بھی حامل تھا جہاں دنیا بھر سے مسلمان طالبعلم آتے اور فارغ التحصیل ہوتے دینی علوم کے تمام درجے مکمل کرکے آپ واپس اپنے شہر کوئٹہ یعنی کوئٹہ آئے اور یہاں آپ نے کاسی روڈ کے علاقے میں قیام کرکے مخلوق خدا کی خدمت شروع کرتے ہوئے انہیں دین کی جانب راغب کرنے لگے کاسی روڈ پر جامع مسجد قندھاری کی بنیاد بھی آپ نے ڈالی اور یہاں مسجد قائم کرکے اس کی امامت سنبھال لی۔ مسلمانوں کے ساتھ ساتھ غیر مسلم انگریز یعنی عیسائی اور ہندو بھی آپ کے پاس آتے اور فیض پاتے۔ آپ بڑے بزرگ وعالم دین اور خیر خواہ انسان تھے۔ حج بیت اللہ کی سعادت بھی متعدد بار حاصل کی۔ 1971ء فریضہ حج کی ادائیگی کے بعد آپ اپنے وطن پاکستان پہنچے اور کوئٹہ آگئے اور اسی سال دنیا سے رحلت فرماگئے آپ کو قندھاری مسجد جامع کاسی

روڈ میں سپرد خاک کیا گیا۔

قندھاری ملا صاب نے حضرت مولانا سید عبد الحق آغا نقشبندی کے ہاتھوں بیعت کی تھی جو کہ افغانستان کے فراہ دلارام سے ہیں۔ آپ کے حوالے سے کافی روایات مشہور ہیں کہتے ہیں کہ ایک بار قندھاری ملا صاب اپنی سائیکل ایک دکان کے باہر کھڑی کر کے اندر گئے ابھی آپ سامان خرید رہے تھے کہ دکاندار نے انہیں متوجہ کیا کہ ملا صاحب ایک شخص آپ کی سائیکل لے جا رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ ملا صاحب نے وہیں کھڑے کھڑے کہا کہ وہ سائیکل چوری نہیں کر سکتے۔ دکاندار نے باہر آ کر ایک عجیب منظر دیکھا کہ جیسے ہی چور سائیکل کے قریب جاتا اور اسے ہاتھ لگاتا ہے سائیکل اسے دور پھینک دیتی ہے۔

ایک بار ایک بوڑھی عورت جن کے سر میں ہمیشہ درد رہتا تھا اس نے کافی علاج معالجہ کرایا لیکن مرض برقرار رہا۔ مذکورہ خاتون کے والد بھی ایک مولوی تھے صحتیاب ہونے کے بعد بوڑھی عورت خود قصہ سناتی کہ میرے والد جب مجھ پر دم کرتے تو گھر میں آگ لگ جاتی یا کوئی عذاب آ جاتا پھر کسی نے میرے والد کو قندھاری ملا صاحب کا بتایا جب ہم گھر سے نکلے تو میرے سر میں شدید قسم کا درد ہے اور ہم جا رہے ہیں جب پیر صاحب کا درد خانقاہ پر پہنچے اور ابھی پیر صاحب کے دربار میں حاضر ہی ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے سر اچانک ٹھیک ہو گیا اور اس کا درد اس طرح غائب ہوا کہ پھر ساری زندگی مجھے سر میں تکلیف نہیں ہوئی۔

کہتے ہیں کہ ایک بار ایک شخص آپ کو قتل کرنے کے ارادے سے آپ کے پاس آیا اس نے آپ پر بندوق نکال کر تھان لی اور ابھی فائر کرنے والا تھا کہ ملا صاحب نے نظریں اٹھا کر پہلے اسے پھر بندوق کو دیکھا۔ اچانک بندوق اس شخص کے ہاتھ سے گر گئی اور وہ تھر تھر کانپنے لگا۔ اس پر کپکپی طاری ہو گئی اور وہ شخص خود قندھاری ملا صاحب کے پاس آیا اس کے ہاتھ چومے اور معافی مانگی آپ نے اسے معاف کر دیا۔ یہ اللہ پاک کے حکم سے وہ کرامات ہیں جو اولیاء اللہ کی نسبت سے دیکھنے میں آتے ہیں۔

افغانستان، ایران، ہندوستان اور پاکستان کے چاروں صوبوں میں قندھاری ملا صاحب کے شاگرد اور مرید بستے ہیں جو ہر سال دور دراز علاقوں سے آپ کے مزار پر آتے اور آپ کے صاحبزادوں سے دعا کراتے ہیں۔

قندھاری ملا کے جانے کے بعد آپ کے بیٹے صاحبزادہ مولوی حاجی جانان نقشبندی (جانان آغا صاحب) نے ان کی گدی سنبھالی اور فیض بانٹنے لگے۔

صاحبزادہ جانان کا اصل نام ابو سعید اخندزادہ تھا آپ بھی نقشبندی طریقت سے تھے اور حضرت مولانا سید شمس الحق آغا نقشبندی بن حضرت مولانا عبدالحق آغا نقشبندی کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ آپ کے والد صاحب کے جانے کے بعد ان کے مرید آپ سے بیعت کرتے آپ کو لوگ آپ کے والد کے لقب سے قندھاری ملا سے پکارتے تھے اور آپ جانان آغا عرف سے بھی مشہور تھے۔ صاحبزادہ جانان نقشبندی بھی بڑے کرامات والے بزرگ تھے آپ بھی انسانوں کے خیر خواہ اور ہمیشہ دعوت دین میں مصروف رہے آپ کا انتقال 1998ء میں رمضان المبارک کی آخری رات (چاند رات) کو ہوا۔

صاحبزادہ جانان نقشبندی کے بعد ان کے بڑے بیٹے صاحبزادہ حاجی حمید اللہ جان نقشبندی نے آپ کی گدی سنبھالی آپ بھی نقشبندی طریقت سے ہیں اور لوگ آپ کو آپ کے دادا قندھاری ملا صاحب یا آغا صاحب کے نام سے پہچانتے ہیں۔

صاحبزادہ حمید اللہ جان کے پیر حضرت مولانا سید عبدالصمد جان آغا صاحب نقشبندی ہیں جو کچلاک میں رہتے ہیں اور صاحبزادہ حمید اللہ جان نقشبندی کوئٹہ میں رہ کر اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت میں مصروف عمل ہیں۔ آپ کا تعلق جس خانوادے سے ہے ان کے چاہنے والے دنیا بھر میں ہیں اس لئے آپ کے پاس نہ صرف کوئٹہ اور اندرون بلوچستان بلکہ پاکستان سمیت دیگر ممالک سے بھی لوگ آتے اور اپنے حق میں دعا کراتے ہیں۔

ختم شدہ

اقوالِ زریں

درخت جتنا اونچا ہوگا اس کا
سایہ اتنا ہی چھوٹا ہوگا اس لیے
''اونچا'' بننے کی بجائے
''بڑا'' بننے کی کوشش کرو
زمین کے اوپر عاجزی کے ساتھ
رہنا سیکھ لو، زمین کے نیچے سکون سے
رہ پاؤ گے
گناہ کو پھیلانے کا ذریعہ بھی مت بنو۔
کیوں کہ ہوسکتا ہے آپ تو توبہ کر لو،
پر جسکو آپ نے گناہ پر لگایا ہے وہ
آپ کی
آخرت کی تباہی کا سبب بن جائے

"جوش"

ارض و سماں کو ساغر و پیمانہ کر دیا
رِندوں نے کائنات کو مَے خانہ کر دیا

اے حُسن داد دے کہ تمنّا عشق نے
تیری حیا کو عشوہِ تُرکانہ کر دیا

قُرباں ترے کہ اک نگہ التفات نے
دِل کی جھجک کو جراتِ رندانہ کر دیا

دُنیا نے ہر فسانہ " حقیقت " بنا دیا
ہم نے حقیقتوں کو بھی " افسانہ " کر دیا

آواز دو کہ جِنس دو عالم کو جوش نے
قُربانِ یک تبسّمِ جانانہ کر دیا